Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

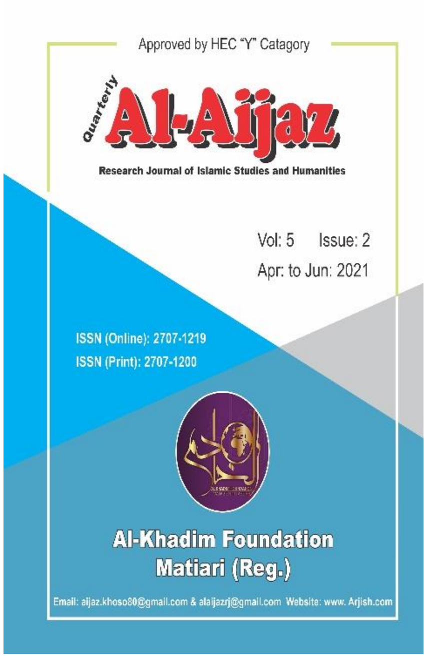

TOPIC:

The impact of private schools on the Islamic thoughts of student's at district Shaheed banzirabad

AUTHORS:

1. Ahmed Hassan, M.phill Associate School of Education, Shaheed Benazir Bhutto University.
Email: ahmedhassanchanna@gmail.com https://orcid.org/0000-0001-6524-9681
2. Mahboob Ali Dehraj ,Assistant Professor, School of Education, Shaheed Benazir Bhutto University.
Email: mehboobali@sbbusba.edu.pk https://orcid.org/0000-0002-2840-7836
3. Dr. Nasrullah Kabooro, Assistant Professor, Department of Muslim History, University of Sindh.
Email: drnasrullahkabooro@gmail.com https://orcid.org/0000-0002-1148-603X

How to cite:
Hassan, A., Dehraj, M. A., & Kabooro, N. (2021). URDU-2 The impact of private schools on the Islamic thoughts of student's at district Shaheed banzirabad. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 17-27.
https://doi.org/10.53575/Urdu2.v5.02(21).17-27

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/270

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 17-27

Published online: 2021-04-20

QR Code

The impact of private schools on the Islamic thoughts of student's at district Shaheed banzirabad

Ahmed Hassan*
Mahboob Ali Dehraj**
Dr. Nasrullah Kabooro***

Abstract
Islam is the complete code of life, its teaching provide human society a complete guide line. So the 1st verse belong education, by this Islamic spread throughout the world and dominated over the biggest empire of the world like roman and Persian Empire. from the 6th century Islamic education brought their revolution in world and introduce the new ways knowledge ,it was Islamic education which clearly states the education is the training of spiritually and physically for human being but after British came in power, the education is only became physically requirement of human being. For this purpose private schools came in education ground and increasing can be imagine that in 2013, these schools were 21% in Islamic state of the world, so now these are increasing rapidly in Pakistan. The research objective were as under, to analyze the role of private schools on student's social life, to assess the impact of private schools on student's educational life. Find out the impact of private schools on religious activities of Muslim children, for this purpose population was all private schools of district SBA, sample talka Nawab Shah, the convenient sampling was selected . There were 200 hundred private schools students, there were 12 questions, the finding of the research is that almost students have not basic Islamic knowledge, their dresses and thought were against Islamic education. These have not time for Islamic basic education. It is recommended that these schools must look after regarding Islamic education and Islamic teacher also be appointed.
Keywords: impact: influence -Private: schools of individual-Thoughts: belief

تعلیم کی اہمیت:

تعلیم ہر مسلمان پر فرض ہے،امیر ہو چاہے غریب، عورت ہو یا مرد، یہ انسان کی بنیادی ضروریات میں سے بھی ہے اور یہ انسان کا حق بھی ہے اور اس کی اہمیت کے لیے قرآن مجید میں لگ بھگ 500 مقامات پر آیا ہے۔ جس سے تعلیم کی فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ مسلمانوں پر فرض قرار دیا گیا ہے ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچہ تعلیم کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے لئے اپنے نورانی پر بچھاتے ہیں [1] تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ قرآن شریف کی اول آیت میں اقرء پڑھنا آیا ہے۔ تعلیم کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو معلم بتایا ہے۔ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ میں سے بہتر شخص وہ ہے جو علم سیکھے اور سکھائے۔[2]

* M.phill Associate School of Education, Shaheed Benazir Bhutto University
Email: ahmedhassanchanna@gmail.com https://orcid.org/0000-0001-6524-9681
** Assistant Professor, School of Education, Shaheed Benazir Bhutto University.
Email: mehboobali@sbbusba.edu.pk https://orcid.org/0000-0002-2840-7836
*** Assistant Professor, Department of Muslim History, University of Sindh.
Email: drnasrullahkabooro@gmail.com https://orcid.org/0000-0002-1148-603X

تعارف مسئلہ

آج کے دور میں تعلیم کی ضرورت واہمیت سے کسی کو انسان کی اس طرح ضرورت بن گئی ہے جس طرح ہوا، پانی، انسان کے لئے ضروری ہیں۔

آج کے دور میں جہاں ساری دنیامیں خصوصاً ترقی پذیر ملکوں میں دو طرح کے تعلیمی ادارے قائم کئے گئے ہیں ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارے اور دوسرے سرکاری تعلیمی ادارے۔اس وقت ساری دنیامیں خصوصاً ترقی پذیر ملکوں میں تعلیم کو دن بدن دن اپنے لیے استعمال کر رہے ہیں اس کی مثال اس سے بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ اس وقت وقت دنیا بھر میں پرائیویٹ تعلیم کو کو ترجیح دی جارہی ہے اور اس پر پیسہ خرچ کیا جارہا ہے۔

اس سے ایسے ذہن جو کے بہت اعلی پائے کے تنقیدی تحقیقی ہیں ان کو ترقی یافتہ ممالک اپنے پاس اعلی سے اعلی سہولیات نعتیں اور دنیا کے عیش وعشرتیں اور بیش بہاقدر وقیمت سے خرید لیتے ہیں۔ جس سے بجائے انسان کو انسانیت پر خرچ کرنے کے وہ ان کو دنیاوی اور اپنے لیے استعمال کرتے ہیں۔آج ساری دنیامیں میں تعلیم کو علم سے نہیں بلکہ دنیامیں دوسروں کو پیچھے کرنے دوسروں سے آگے بڑھنے دوسروں کو کم کرنے اپنے آپ کو آگے بڑھانے کی دوڑ میں لگادیاہے۔

آج ہمارے 70 فیصد تک مسلمان طلبہ وطالبات شہروں میں انہی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہی ہے ہے ایک اندازے کے مطابق 2013 میں یہ تعلیمی ادارے تقریبا 21 ایس ایس دے تھے جو 2014 میں 24 فیصد تک پہنچے 2015 میں یہ ادارے تے ارے 29 فیصد تک کامیاب رہے اور 2016 میں یہی ادارے 30 پرسنٹ تک جاپہنچے اور سترہ میں یہ ادارے ارے بڑھتے بڑھتے 37 فیصد اور آج یہ دار تقریبا چالیس پرسنٹ سے بھی 48 پرسے بھی اوپر جارہے ہیں آج 2020 میں یہ ادارے اٹھتالیس فیصد سے بھی اوپر جارہے ہیں اور ہر تعلیمی میں سروے میں یہ بتایاجاتاہے کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے پاکستان میں بہت اچھا اچھا کام اچھا کام کر رہے ہیں نہ صرف پاکستان مگر جو بھی دنیا کی کی مذہبی ممالک ہیں وہاں پر ان کی تعریف اور گن گائے جاتے ہیں اور اس طرح سے ان کے بچوں کو دین سے دوری پر ابھارا جاتاہے [3]۔

مقاصد تحقیق

1 پرائیویت تعلیمی اداروں کا مسلمان بچوں کی سماجی زندگی پر اثرات۔

2 پرائیویت تعلیمی اداروں کا مسلمان بچوں کی تعلیم پر اثرات۔

3 پرائیویت تعلیمی اداروں کا مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیمات پر اثرات۔

سابقہ کام کا جائزہ

اگرہم آج مسلمانوں کے تعلیم کا جائزہ لیتے ہیں تو اس سے یہ پتا لگتاہے کہ مسلمان آج تعلیم میں بہت ہی پیچھے ہیں اس کی کئی وجوہات ہیں اول تو یہ کہ مسلمانوں کی کامیابیوں کے پیچھے تعلیم کا ہاتھ تھا۔[4] اسلام میں تعلیم کبھی بھی کاروبار یا دنیا کے حصول کا سبب نہیں بنی ہے۔اسی لئے مولانا

آزاد رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی پوری تاریخ اسلام میں کبھی بھی تعلیم کو کاروبار نہیں بنایا یا سمجھا گیا[5]۔یہی وجہ ہے کہ مسلمان جب بھی جہاں بھی جاتے ہیں تو وہاں اپنے گھر سے بھی پہلے پہلے مسجد بناتے ہیں اور مسجد یہ علم اور عبادت کا گھر ہوتی ہے۔ جس کو کاروبار سے تعبیر کبھی نہیں کیا گیا بلکہ مسلمانوں نے ہمیشہ سے تعلیم کے دروازے دوسروں کے لیے کھلے رکھے اور تعلیم کو صرف اللہ کی رضا کا ذریعہ سمجھا۔[6] اسی وجہ سے مسلمان دنیا میں عظیم اور اعلی مقام پر رہے جب سے دنیا میں علم کو دنیا کی کمانے مرتبہ اور عہدے کی لالچ کے لیے رکھا گیا ہے ،اس وقت علم ایک ہنر تو بن گیا ہے مگر علم، علم نہیں رہا۔

پرائیویت تعلیمی اداروں کا مسلمان بچوں کی تعلیمات پر اثرات

آج کل کے دور میں زیادہ تر چار یا پانچ سال کی عمر میں بچے علم کے سفر پر گامزن ہوتے ہیں۔ یہ سفر ان کے لیے نہایت خوشگوار ہوتا ہے اور کبھی کبھی کٹھن بھی۔ دل لگائے بغیر سیکھنا علم پر بوجھ ہوتا ہے پھر ایسے افسوناک حالات و واقعات جو آج ہمارے تعلیمی نظام میں پائے جانے لگے ہیں۔ شاید بدلنے کی کوشش سے بھی نہ بدلے جا سکیں۔ ان ننھے دماغوں کو زنگ آلود ہونے سے بچانے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اس وقت ہمارے تدریس میں بچوں کے لیے کوئی دینی کشش باقی نہیں رہی ہے۔ آج جو بچے پرائویٹ اسکولوں میں جاتے ہیں۔لگ بھگ ستر فیصد مسلمان بچے اسکول سے دین کی دوری لاتے ہین اور یہ پرائمری کا وقت قرآن پاک کے پڑھنے کا موزون وقت ہوتا ہے [7]۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے تعلیم و تربیت میں معراج پاکر دین و دنیا میں سربلندی اور ترقی حاصل کی لیکن جب بھی مسلمان علم اور تعلیم سے دور ہوئے وہ دنیا کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہوگئے۔[8]آج پاکستان میں تعلیمی ادارے دشمن طاقتیں کے نشانہ پر ہے، جو تعلیم کی طرف سے مسلمانوں کو بدگمان کر کے قوم مسلم کو کمزور کرنے کے در پہ ہیں۔ ہمیں ان کے مقابلے کے لیے کام کرنا ہو گا اور اپنے تعلیمی نظام کے مقاصد کو واضع کرنا ہوگا۔اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا تھا کہ علم، مال اور سلطنت میں جو چاہو پسند کرو، انہوں نے علم کو پسند فرمایا تو مال اور حکومت علم کے ساتھ ان کو عطا ہوئی۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں میں اکثر طور پر ایسے لوگوں کی اولاد تعلیم حاصل کرتی ہے جو کہ خوشحال گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں لہذا وہ وہ اخلاق، اشرافت، انسانیت سے یکسر دور ہو جاتے ہیں اور ان کو ایسی اسی تعلیم اور تربیت دی جاتی ہے جس سے وہ دین سے دور ہو جاتے ہیں ان کو مختلف قسم کے ناچ گانے اور تفریح کے نام پر بے حیائی کی تعلیم دی جاتی ہے جس سے وہ اپنی ثقافت سے دور ہو جاتے ہیں اور مذہب سے بھی بیزار ہوتی ہے [9]۔اس کا مثال کبھی ثقافتی پروگرام بنایا تو کبھی بسنت کا پروگرام کبھی کھیل کا ہفتہ تو کبھی بچوں کی سالگرہ یا بچوں کی یکجہتی کا پروگرام اور کلچرل ڈے بنا کر بچوں سے ناچ گانے کرواکر انہیں دین سے دوری پیدا کی جاتی ہے۔[10]

اس طرح سے بچوں نے اسلام کے بنیادی عقائد اور اسلامی تعلیم کے بارے میں شکوک اور شبہات کی بات کر والیتے ہیں اور وہ بچے ساری زندگی اس کا شکار رہتے ہیں اور پھر وہ ان کے سامنے اگر اسلام کی خلاف آواز بھی نکلے تو وہ اس کو غلط یا کچھ کہنے سے عاجز رہ جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایسے پرائیویٹ تعلیمی داروں میں جہاں بڑے بڑے بڑے لوگوں کے بچے پڑھتے ہیں وہاں پر اخلاقیات۔انسانیت اور دین سے دوری

کی بے تحاشہ تعلیم دی جاتی ہے انہیں اداروں میں بچوں کے ذہن میں فیشن نمود اور نمائش کو آگے کیا جاتا ہے۔[11] اداروں میں بچوں کو مدارس، مساجد دین یا نماز، روزہ اور دوسری چیزوں سے دور رکھا جاتا ہے نہ تو ان کی رغبت دلائی جاتی ہے نہ ان کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ تو صرف مولوی صاحب ان کا کام ہے یا جو بھت ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں وہ یہ کام وہ انجام دیتے ہیں باقی دنیا جو ہے کھانے، پینے، عیش و عشرت کی جگہ ہے۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بچے مذہبی تعلیم و تقریب سے دور ہوتے ہیں

آج ہمارے سامنے ہمارے بچے جب اسکولوں میں جاتے ہیں تو وہاں کا نصاب تعلیم ایسا مرتب کیا گیا ہے کہ جس سے بچوں کی کی دلوں میں سے اور مذہب کی اہمیت اور عظمت ختم ہوتی جا رہی ہے اور ہمارے بچے اپنے ہی مذہب کو فضول سا سمجھنے لگتے ہیں۔

اس وقت پاکستان میں پرائیویٹ تعلیمی ادارے بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں جس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت سب سے زیادہ این جی اوز فلاحی ادارے پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں کام کر رہے ہیں ایک اندازے کے مطابق اس وقت تین سو سے زیادہ تعلیم فلاحی ادارے پاکستان میں کام کر رہے ہیں ہیں جس سے پاکستان اور ترقی یافتہ ممالک کی حالات دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں خاص طور پر وہ ممالک جو اسلامی ممالک ہیں جو کہ اسلام سے زیادہ رغبت رکھتے ہیں وہاں کئی نوجوان اور بچے بچوں کی تعلیم اور تربیت کو بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔[12]

آج بچوں کو سکھایا جاتا ہے کہ مذھب اور دنیا جدا جدا ہیں انہوں نے دو خانوں میں ان کو تقسیم کر دیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ دین کی الگ دنیا الگ ہے لہٰذا بعض حضرات تو دین کو اپنا پرائیویٹ مسئلہ سمجھتے ہیں اور دنیا کو اپنا اپنا جدا مسئلہ سمجھتے لہٰذا وہ دین کو صرف مدارس اور مساجد اور نماز تک ہی اہم سمجھتے ہیں باقی دیگر معاملات زندگی میں ہی ان کی ذہنیت بھی ہوتی ہے۔[13]

ایک مسلم اسکول میں بچوں کو ڈانس کرایا جاتا ہے اور اس کا نام فنونِ لطیفہ رکھا گیا ہے، ایک مسلم اسکول میں بچیوں کیلئے پردہ کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اور ایک اسکول ایسا ہے جہاں کا یونیفارم انتہائی بے حیائی اور بچیوں کیلئے نیم عریانی کا ذریعہ ہے۔ ایک مسلم اسکول میں جو ایک مسجد سے منسلک اور مسجد کے ماتحت چلتا ہے، اس میں جلسہ کے موقعہ پر باقاعدہ میوزک کے ساتھ بچوں کو نچایا گیا[14]۔

یہی نہیں بلکہ ان مسلم اسکولوں میں عموماً اسلام کے فرائض و بنیادی احکامات تک کی پرواہ نہیں کی جاتی، نمازوں کا وقت ہوتا رہے اور نماز و جماعت کا کوئی نظام اسکول کی جانب سے نہیں ہوتا، بلکہ بعض اسکولوں میں یہ بھی سنا گیا کہ طلبہ نماز پڑھنا چاہتے ہیں مگر اسکول والے اپنے اوقات تعلیم میں کوئی فرق و تبدیلی کرنا نہیں چاہتے، جس کی وجہ سے ان کی نمازیں غارت ہو جاتی ہیں۔

بچی کو ان اداروں میں روشن خیالی اور دور اندیشی کے سبق دیے جاتے ہیں جس سے ان کو دین سے دوری اور اسلامی سے دور کیا جاتا ہے ان کے درسی کتب میں بھی وہ کتب جو کیمبرج اور دوسرے یورپ کے ملکوں سے ملتے جلتے ہیں ان میں نہ تو دینی شخصیات کا تذکرہ ہوتا ہے نہ ہی اولیاء اللہ کا تذکرہ ہوتا ہے نہ صحابہ کا نہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ ہی ان کے بچوں کا کوئی تذکرہ ہوتا ہے ان میں تو صرف اور صرف

دنیاوی دکھاوے کی باتیں ہوتی ہیں[15] ۔

ان پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں یہ بھی بات رکھی جاتی ہے کہ بچوں میں کے ذہن میں یہ بچے کس طرح سب سے آگے رہے ہیں ان کا نمبر سب سے آگے ہوں تاکہ دوسرے ان سے پیچھے رہیں یہ بھی بتادیں کہ بچے کو بتائی جاتی ہے کہ تجھے پہلی پوزیشن حاصل کرنی ہے تو مجھے سب سے آگے رہنا ہے یہ بچے کو اس طرح کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ بچہ ہمیشہ سے دوسروں کو کم سمجھے اپنے آپ کو آگے سمجھیں دوسروں سے سے اپنے آپ کو ممتاز سمجھیں اس طرح سے اس کو دوسروں سے ہی ایسی تعلیم دی جاتی ہے جس سے وہ انسان سے بجائے محبت سے ان کو ہم سمجھے۔[16]

محترمہ مریم جمیلہ جو یہودیت سے توبہ کرکے مسلمان ہوئی انہوں نے اپنی مشہور کتاب اسلام اور آج کے مسلمان خاتون میں یہ بات واضح طور پر لکھی ہے کہ مسلمان ماں کو کسی بھی قیمت پر اپنے بچوں کو پرائیویٹ یا مشینری اسکولوں میں یا کانونٹ اسکول میں بھیجنے پر راضی نہ ہونا چاہئے جہاں ان کے بچوں کو پوری طرح اپنے دینی تعلیم سے تو دور کیا جاتا ہے مگر ان کی معاشرتی ورثے کو بھی ان سے جدا کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نہ دین کے رہتے ہیں نہ ہی دنیا کے رہتے ہیں۔ لہٰذا وہ یہ کہتی نظر آتی ہیں کہ مسلمانوں کو کو دینی تعلیمی اداروں کو ترجیح دینی چاہیے یہ ایک نو مسلم عورت کا تبصرہ ہے۔[17]

اسی طرح ایک نو مسلم مغربی مصنف محمد اسد نے جو مغربی نظام تعلیم اور اسلامی اسکول تربیت کے متعلق اپنا خیال ظاہر کیا ہے وہ اپنے کتاب مین لکھتا ہے کہ

اگر ہم ان پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا بہت جائزہ لیں تو ان کے نصاب میں خاص طور پر انگریزی زبان پر ایسی مشرکانہ کافرانہ لٹریچر سے بھرا بڑا ہے جس سے بچوں کے کے ذہن میں اسلام اور دین سے دوری کا پہلو دکھایا جاتا ہے۔ ان کو یہ بھی سکھایا جاتا ہوں

WHO IS GOD , GOD IS FATHER[18]

ان کو سکھایا جاتا ہے خدا کو باپ قرار دیا جائے دیا ہے ہے یا عیسائیت ذہنیت نیت اور اس سے بڑھ کر کچھ اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے بچے اس کے اسکولوں میں پڑھتے ہیں ہیں ہیں یہ تو ایک بڑے ایس آئی نے نے اپنی کتاب ملکی کی کہ جب سے ہم نے نے قانون اسکول اور دوسرے مشینری پرائیویٹ اسکول نکالے ہیں ہیں اس سے اگر مسلمان عیسائی نہیں بنے اے تو کیا ہوا اب مسلمان بھی باقی نہیں رہے.

اس نظام میں تعلیم سے سے جہاں سے بچوں کی کی پرورش سے لے کر کر جوانی تک ک دین سے[19] دور الحاد اور دہریت کا درس دیا جاتا ہے وہیں سے ضب ڈر خوف اف اف چ بھائی آئی پھر ہو سکی کی تعلیم کو عام کیا جاتا ہے ہے ہے ڈر خوف و حرص و ہوس اور دنیا کی مہدی لالچ بڑھایا جاتا ہے۔[20]

علامہ شبلی نعمانی نے کیا خوب بات کہی کہ جدید تعلیم سے سے بچے تعلیم یافتہ نہیں ہوتے تخریب یافتہ ہوتے ہیں دین سے محبت تو نہیں رکھ سکتے دین سے دور ہو جاتے ہیں مذہب کے نام پر تو لتے ہیں مذہبی اعمال اختیار نہیں کر پاتے۔

انہی باتوں کو علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے بی اپنے مشاہدے میں لیا تھا اور فرمایا کہ ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ اس شعر کی تشریح میں ہے کہ نوجوانوں کو مغربی تعلیم کی وجہ سے الحاد کا بہت بڑا خطرہ ہے جو مغربی تعلیم میں موجود ہے ہیں ہیں یہ واضح رہے کہ مغربی تعلیم کے مضر ہونے پر اقبال نے انیس سو تیرہ میں میں فرمایا تھا تھا[21]

غرض یہ ہے کہ جدید پرائیویٹ تعلیمی ادارے ارے بچوں میں کفر و شرک بغاوت تو یعنی الحاد دہریت احساس جرم ان کے خیالات نے بے پرواہی الہادی میں علوم و فنون کی تعلیم کا منہج صرف اور صرف مغربی ثقافت مغربی تہذیب اور مغربی افکار کے سوا کچھ باقی نہیں ہے کہ ان کے یہاں اور اور اور اور بے حیائی کو ثقافت اور تہذیب کا نام لگا کر پروان چڑھایا جاتا ہے اس میں کلچر اور کل تہذیبی دنوں کو بھی آئی کے ڈریس اور اور رنگ برنگی بے حیائی کی تقریب بنا کر ان کو کلچر ڈے سے تعبیر کیا جاتا ہے انہیں پرائیویٹ اسکولوں میں تعلیم کو صرف اور صرف دنیا کی کی آگے بڑھنے کا ذریعہ بتایا جاتا ہے مگر انسانیت کی خدمت اور انسانیت کے ساتھ کوئی ان کا تعلق نہیں رہتا۔ اس وقت ہمارے شہری علاقے وہاں پر سرکاری تعلیمی اداروں سے زیادہ تر پرائیویٹ تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن میں اکثر طور کا نصاب تعلیم وہی ہوتا ہے جو عیسائیت کے پرچار بے کار اور دین سے دوری کو ترجیح دیتا ہے۔

مغربی نظامِ تعلیم کا اصل مقصد اور پرائیویٹ تعلیم کا مقصد ایک ہی ہے

اس کی تصدیق ''لارڈ میکالے'' کی رپورٹ سے ہوتی ہے، جو اس نے ۱۸۵۳/ میں مقبوضہ ہندوستان کے گورنر جنرل کو پیش کی تھی، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ:

''ہمیں اس وقت بس ایک طبقہ پیدا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے جو ہمارے اور ان کروڑوں انسانوں کے مابین ترجمانی کے فرائض سرانجام دے سکے، جن پر ہم اس وقت (ہندوستان میں) حکمراں ہیں، ایک ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو مگر ذوق، طرزِ فکر، اخلاق اور فہم و فراست کے نقطۂ نظر سے انگریز ہو۔''[22]

حضرت مولانا تقی عثمانی زید مجد ہم نے اپنی کتاب ''ہمارا نظامِ تعلیم'' میں اس رپورٹ کے متعدد اقتباسات نقل کر کے، اسکے نظریہ کا خلاصہ جو پیش کیا ہے، وہ عبرت خیز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

''اس کا (میکالے کا) سب سے بڑا مشن یہ تھا کہ ہندوستان کے باشندوں بالخصوص مسلمانوں کو اپنے سارے تہذیبی ورثے کے بارے میں شدید احساسِ کمتری کا شکار بنا کر ان کے دلوں پر مغرب کی ہمہ گیر بالادستی کا سکہ بٹھا دیا جائے، اور نئی نسل کو ہر ممکن طریقہ سے یہ یقین کر لینے پر مجبور کر دیا جائے کہ اگر دنیا میں ترقی اور سربلندی چاہتے ہو تو اپنی فکر، اپنے فلسفے، اپنی تہذیب، اپنی معاشرت اور اپنے ماضی پر ایک حقارت بھری نظر ڈال کر مغرب کے پیچھے پیچھے آؤ اور اپنی زندگی کا ہر راستہ اسی کے نقوشِ قدم میں تلاش کرو''۔[23]

محترم محمد اسد جن کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے، انھوں نے [Islam at the Crossroad] میں مغربی طرز تعلیم پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے،[24]

"مغربی ادبیات کی تعلیم کا انجام اس کے سوا کچھ نہیں کہ مسلمان کیلئے اسلام ایک اجنبی چیز بن کر رہ جائے، اور یہی بات یورپ کے فلسفۂ تاریخ پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ یورپ کا نظریۂ تاریخ یہ ہے کہ دنیا میں دو ہی گروہ ہیں: رومی و وحشی۔ تاریخ کو اس طرح بیان کرنے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ مغربی اقوام کی اور ان کے تمدن و تہذیب کی بالادستی و فوقیت ثابت کی جائے، اور تاریخ کی اس طرح تعلیم نوجوانوں کے دماغ میں اس کے سوا کوئی بات نہیں چھوڑتی کہ وہ احساس کمتری میں مبتلا ہوں اور اپنی پوری ثقافت و تہذیب اور اپنے مخصوص تاریخی عہد کو حقارت کی نظر سے دیکھیں۔[25]

بقول مولانا عبد الماجد دریابادی ایک زمانے میں اسی مغربی تعلیم نے ان کو الحاد کا شکار بنا دیا تھا، وہ اپنی "آپ بیتی" میں ایک مقام پر مغربی طرز تعلیم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، یہ مرعوب بلکہ مسحور ہو کر مسلمان والدین اپنی اولاد کو بے آگ میں جھونکتے جاتے تھے یہی وجہ یہ ہے کہ مغربی نظامِ تعلیم فی الواقع ایک سازش ہے، جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے شوق و رغبت بلکہ روپیہ پیسہ صرف کر کے ہم اس سازش کا شکار بن رہے ہیں۔[26]

یہی بات ہنٹر کہتا ہے: ہمارے اسکولوں اور کالجوں سے پڑھا ہوا کوئی نوجوان ہندو یا مسلمان ایسا نہیں ہے جس نے اپنے بزرگوں کے عقائد کو غلط سمجھنا نہ سیکھا ہو۔"[27]

موجودہ مسلم عصری تعلیم گاہیں

اس کے بعد ہمیں اس طرف نظر کرنا ہے اور اس کا جائزہ لینا ہے کہ آج مسلمانوں کی جانب سے جو عصری تعلیم گاہیں جاری و عام کی گئی ہیں، ان کا کیا حال ہے؟

مندرجہ بالہ حوالاجات اور بحث سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ اس وقت پاکستان میں اکثر پرائویٹ تعلیمی ادارے بعین ہی غیروں کی سرپرستی میں چل رہے ہیں جس سے نہ تو مسلمانوں کا دین محفوظ ہے نہ ہی دنیا۔ یہ تعلیمی ادارے نصابِ تعلیم، طرز تعلیم اور نظامِ تعلیم کے لحاظ سے دین سے دوری کے سوا اور کچھ بھی نہین۔ ور وہ ساری برائیاں اور خرابیاں جو اوپر ذکر کی گئیں، ان تعلیم گاہوں میں موجود ہیں، لحاظہ اس کی وجہ یہ ان اداروں کے اندر کام کرنے والا عملہ، یہ سب اگرچہ مسلمان ہیں مگر ان کا وہی ہے جو غیر مسلم دانشوروں کا منشور ہے۔ ان مسلم پرائیویٹ اداروں کا حال سازش سے مختلف نہیں ہو سکتا ہے؟[28]

انہیں اسکولز نے مسلم ممالک کا حال بھی وہی حال کیا جس کی مثال بیروت، قاہرہ، بغداد، کویت، دبئی وغیرہ مسلمانوں کے مراکز پر مغربی تہذیب و ثقافت، مغربی آداب و رسوم اور مغربی طرز معاشرت کا ایک جال بچھا دیا ہے اور اس وقت پورا عالم اسلام اس کی لپیٹ میں آچکا ہے، اور ہمارے افکار و نظریات اور ہماری ثقافت و تہذیب صد فی صد مغربی ثقافت و تہذیب کے سانچے میں ڈھل چکی ہے۔

تحقیق منہاج تحقیق:

اس تحقیق کے لیے محقق نے علماء کرام اور سرکاری اسکولوں میں پڑھانے والے اساتذہ کرام کے سامنے سوالات پیش کئے تاکہ اصل حقیقت کا

جائزہ لیا جائے یہ تحقیق جس کی آبادی کہ شہید بینظیر آباد سندھ میں کی گئی تھی جس کا سمپل نواب شاہ، سکرنڈ، قاضی احمد اور دوڑ تعلقہ پر مشتمل تھا۔ جن میں سے دینی ودنیاوی تعلیم کے شعبے سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کرام کے سامنے سوالات رکھے گئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

سیریل نمبر	سوالات	نتیجہ
	پرائیویت تعلیمی اداروں کا مسلمان بچوں کی سماجی زندگی پر اثرات۔	پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بچے سماجی کاموں سے دور ہوتے ہیں
1.	پرائیویٹ اسکول بچوں کو اپنے سماج سے منسلک رکھتے ہیں	
2.	یہ اسکول بچوں کو اپنے قومی ہیروز کی شناخت کراتے ہیں	
3.	ان اسکول میں پڑھنے والے بچے پاکستان سے محبت کرنے والے شخصیات سے مانوس ہوتی ہیں	
4.	یہ بچے اپنی معاشرے میں اچھا کردار ادا کرتے ہیں	
5.	یہ بچے معاشرے کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں	
6.	یہ بچی اپنے اپنے معاشرے میں ہونے والی تمام تقریبات کو اپنا سمجھتے ہیں۔	
7.	خوشی وغمی میں پڑوسیوں کا خیال کرتے ہیں۔	
8.	ان اداروں میں پڑھنے والے بچے اپنی رشتے داروں سے تعلقات بناتے ہیں۔	
9.	پرائیویٹ اداروں میں پڑھنے والے بچے عاجزی اختیار کرتے ہیں۔	
10.	پرائیوٹ پڑھنے والے بچوں میں میں آپس میں محبت ہوتی ہے۔	
11.	اں پرائیویٹ پڑھنے والے بچے دین سے مانوس ہوتے ہیں۔	
12.	ہیں پرائیویٹ اسکولوں میں پڑھنے والے بچے بچے دی نئ تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں	
13.	ان پرائیویٹ پڑھنے والے بچے مساجد مدارس کے ساتھ منسلک رہتے ہیں۔	
14.	یہ بچے بڑوں کا احترام کرتے	
	پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا مسلمان بچوں کی تعلیم پر اثرات۔	

.15	پرائیویٹ پڑھنے والے بچے بچے تعلیم میں میں آگے ہوتے ہیں	پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بچے دنیاوی تعلیم میں آگے ہوتے ہیں
.16	یہ بچے دنیاوی تعلیم میں آگے رہتے ہیں	
.17	ان بچوں میں پڑھنے کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔	
.18	یہ بچے دینی تعلیم اور دنیاوی تعلیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔	
.19	پرائیویٹ پڑھنے والے بچے تعلیم کو آگے بڑھنے کا ذریعہ تعلیم لیتے ہیں۔	
.20	پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے بچوں میں عاجزی زیادہ ہوتی ہے	
.21	یہ تعلیمی ادارے میں اعلی صفا احاطہ کرتی ہیں ہیں۔	
.22	یہ بچے آگے بڑنے کی قوت رکھتے ہیں۔	
	پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا مسلمان بچوں کی مذھبی تعلیمات پر اثرات۔	
.23	پرائیویٹ تعلیمی ادارے بچوں میں مذہبی شعور پیدا کرتے ہیں	پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بچے مذھبی تعلیم و تقریب سے دور ہوتے ہیں،
.24	پرائیویٹ تعلیمی ادارے بچوں میں دین اور دنیا بھی معاملات کو کو سمجھانے میں مدد کرتے ہیں۔	
.25	پرائیویٹ تعلیمی ادارے اسلامی شعور بچوں میں پیدا کرتے ہیں۔	
.26	پرائیویٹ تعلیمی ادارے بچوں میں اسلامی عاجزی اخلاق بڑھاتے ہیں۔	
.27	یہ تعلیمی ادارے بچوں اور دینی تعلیم میں خلیلی پیدا نہیں کرتے۔	
.28	یہ تعلیمی ادارے بچوں کو کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور اولیائے کرام سے قریب کرتے ہیں	
.29	یہ تعلیمی ادارے اخلاق بچوں میں منتقل کرتے ہیں۔	
.30	یہ تعلیمی ادارے بچوں میں بڑوں کی چوٹوں کی عزت احترام پیدا کرتے ہیں۔	
.31	ان تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم سے محبت سے کھائی جاتی ہے۔	
.32	یہ تعلیمی ادارے اسلامی تعلیم کے معاون ہیں	
	بچوں میں اخلاقیات کا درس دیتے ہیں	

نتیجہ

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بچے سماجی کاموں سے دور ہوتے ہیں۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بچے دنیاوی تعلیم میں آگے ہوتے ہیں۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بچے مذھبی تعلیم و تقریب سے دور ہوتے ہیں۔

References

---

1. Jabbar, B. Z., Lateef, F. A., & Resen, Y. K. (2020). CRITICISM OF THE BODY OF THE INTERPRETIVE NARRATIONS IN LIGHT OF THE CRITICAL CRITERIA OF ALLAMA TABATABAI: APPLIED MODELS OF INTERPRETATION OF AL-MIZAN. *PalArch's Journal of Archaeology of Egypt/Egyptology*, *17*(7), 5992-6007.

2 Rivauzi, A., Anwar, F., & Kosasih, A. (2020, March). The Student's Ability to Read the Qur'an at Islamic Education Program Universitas Negeri Padang (A Need Assessment Study). In *International Conference on Public Administration, Policy and Governance (ICPAPG 2019)* (pp. 370-376). Atlantis Press.

3 Islam, M. N., & Saidul Islam, M. (2018). Politics and Islamic revivalism in Bangladesh: the role of the state and non-state/non-political actors. *Politics, Religion & Ideology*, *19*(3), 326-353

4 Alwani, Z. (2019). Transformational Teaching: Prophet Muhammad (peace be upon him) as a Teacher and Murabbī. *Journal of Islamic Faith and Practice*, *2*(1), 91-119.

5 Abdullah, M. A. (2017). Islamic Studies in Higher Education in Indonesia: Challenges, Impact and Prospects for the World Community. *Al-Jami'ah: Journal of Islamic Studies*, *55*(2), 391-426.

6 Husain, E. (2018). *The House of Islam: A Global History*. Bloomsbury Publishing.

7 Sadiq, A., Bostan, N., Bokhari, H., Matthijnssens, J., Yinda, K. C., Raza, S., & Nawaz, T. (2019). Molecular characterization of human group A rotavirus genotypes circulating in Rawalpindi, Islamabad, Pakistan during 2015-2016. *PloS one*, *14*(7), e0220387

8 Sherman, L. S. (2017). *The Endurance of Truth: Views on Law and Knowledge in Plato and Al-Farabi* (Doctoral dissertation, Reed College).

9 Sadiq, A., Bostan, N., Bokhari, H., Matthijnssens, J., Yinda, K. C., Raza, S., & Nawaz, T. (2019). Molecular characterization of human group A rotavirus genotypes circulating in Rawalpindi, Islamabad, Pakistan during 2015-2016. *PloS one*, *14*(7), e0220387

10 M. N., & Saidul Islam, M. (2018). Politics and Islamic revivalism in Bangladesh: the role of the state and non-state/non-political actors. *Politics, Religion & Ideology*, *19*(3), 326-353

11 Sherman, L. S. (2017). *The Endurance of Truth: Views on Law and Knowledge in Plato and Al-Farabi* (Doctoral dissertation, Reed College).

12 Kosambi, M. (2017). *Gender, Culture, and Performance: Marathi Theatre and Cinema before Independence*. Routledge-

13 Khanal, D. (2018). The quest for educational inclusion in Nepal: A study of factors limiting the schooling of Dalit children (Doctoral dissertation).

14 Shah, N. G. (2020). *DIFFERENT PATHWAYS INTO TEACHING IN RURAL PRIMARY AND MIDDLE SCHOOLS: MULTIPLE CASE STUDIES OF FEMALE AND MALE TEACHERS IN MOUNTAIN SOCIETIES OF NORTHERN PAKISTAN* (Doctoral dissertation).

15 Hammond, C. (2019). *Entangled otherness: cross-gender fabrications in the Francophone Caribbean*. Oxford University Press

16 Hussain, G., Farhat, S. N., & Chambers, N. FORCED CONVERSIONS OR FAITH CONVERSIONS.

17 Sadiq, A., Bostan, N., Bokhari, H., Matthijnssens, J., Yinda, K. C., Raza, S., & Nawaz, T. (2019).

Molecular characterization of human group A rotavirus genotypes circulating in Rawalpindi, Islamabad, Pakistan during 2015-2016. *PloS one*, *14*(7), e022038

18 Kosambi, M. (2017). *Gender, Culture, and Performance: Marathi Theatre and Cinema before Independence*. Routledge.

19 Khanal, D. (2018). *The quest for educational inclusion in Nepal: A study of factors limiting the schooling of Dalit children* (Doctoral dissertation).

20 Shah, N. G. (2020). *DIFFERENT PATHWAYS INTO TEACHING IN RURAL PRIMARY AND MIDDLE SCHOOLS: MULTIPLE CASE STUDIES OF FEMALE AND MALE TEACHERS IN MOUNTAIN SOCIETIES OF NORTHERN PAKISTAN* (Doctoral dissertation).

21 Fahad, S., & Khan, N. (2020). Review of Divorce in the Society of Pakistan. *Available at SSRN 3674130*.

22 Ahmad, Z. (2019). *A Voyage in Search of the" True Religion" A Study of Maryam Jameelah's Conversion to Islam and her Critique of Western Civilization* (Doctoral dissertation, International Islamic University, Islamabad.).

23 KHALIFA, M. A. H. M. A. (2019). Converting to Otherness, Islam, Autobiography and Embracing the Other. *KEMANUSIAAN: The Asian Journal of Humanities*, *26*.

24 GUPTA, R. Muhammad Shibli Nomani (1857–1914); His Educational Thought's and Career. *J. Appl. Soc. Sci*, *6*(8), 2152-2160

25 Bhutta, M. I. (2020). MUNSHI FAZAL ELAHI MARGOOB RAQAM: THE FIRST CALLIGRAPHER OF IQBAL'S POETRY. *IQBAL REVIEW*, *61*(2), 67.

26 Hamid, Z. (2018). *Islam and the West: A Critique of Said Nursi* (Doctoral dissertation, Aligarh Muslim University).

27 Uddin, L. (2018, April). The Makers and Shakers of India. In *History Workshop Journal* (Vol. 85, pp. 345-351). Narnia.

28 Bose, N. (Ed.). (2017). *Culture and Power in South Asian Islam: Defying the Perpetual Exception*. Routledge.